فکساك نورا من اشعته ذاته | افناك عنك اذا به القا کا
فلك المناصب والسیادة للوری | وخلافة الرحمٰن یا بشرا کا
جعلت لك الاقدار والانوار واذ | جنّات والنیران فی مرا کا
اعطاك تخفیفا وتیسیرا الی | دین قویم محکم لقُرا کا
وسواه من نعم جسام مالها | عدّ وینتهی اولا کا
فرجعت مسرورا بها فی لمحة | وجمیع خلق الله قد هنّا کا
اجریت دین الله بعد نضوبه | ومحوت رأس الجهل والاشراکا
فلقد اتیتك سیّدی مستجدیا | من سیبك المدرار حسن ولاکا

یا لیتنی قد فزت منك بنظرة
فی بدء وجه نوّر الافلاکا

(۳) جنّت مآب مولوی عبدالقادر قدس سرّہٗ

حضرت بابرکت، کثیر الافادات، جناب غفران مآب، کامل واصل، زبدۂ علمائے متألہین، اسوۂ کملائے ربانیین، محققِ مسائلِ دین، موسّس معانی شرعِ مبین، ہادیٔ شریعت، پیرِ طریقت، مولانا شاہ عبدالقادر صاحب غفرلہٗ ۔ آپ خلف الرشید ہیں

تاریخ وفات کے بارے میں تذکرہ نگاروں میں اختلاف ہے۔ ۱۸۱۷ء، ۱۸۲۲ء اور ۱۸۳۳ء بیان کی گئی ہے۔ مولانا غلام رسول مہر مرحوم کی تحقیق کے مطابق صحیح تاریخِ وفات ۵ شوال ۱۲۳۳ھ مطابق ۸ راگست ۱۸۱۸ء ہے۔ موت کا سبب ظاہری ہیضہ وبائی ہوا تھا۔

مولانا عبدالقادرؒ

شاہ ولی اللہؒ کے تیسرے بیٹے حضرت شاہ عبدالقادرؒ تھے۔ ۱۷۵۲ء میں پیدا ہوئے۔ زندگی

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے اور کہیں برادر مولوی شاہ عبدالعزیز اور مولوی شاہ رفیع الدین قدس سرہما کے۔

آپ کے علم و فضل کا بیان کرنا ایسا ہے کہ کوئی آفتاب کی تعریف فروغ اور فلک کی مدح بلندی کے ساتھ کرے۔ زبان کو کیا طاقت کہ ایک حرف حضرت کی صفات سے لکھ سکے اور قلم کی کیا مجال کہ آپ کی مدائح سے ذرہ لکھ سکے۔ کسب فیض باطن سوائے والد ماجد کے اور بزرگوں کی خدمت سے بھی اتفاق ہوا۔ اب اس جزو زماں میں ایسا مکاشف صحیح کم کسی اہل کمال سے اتفاق ہوا ہے۔ بارہا ثقات کی زبان سے سُنا گیا کہ جس امر میں کچھ فرمایا ویسا ہی بے کم و کاست ظہور میں آیا۔

باوجود اس کے کہ بسبب کثرت اخلاق کے کسی کے حق میں کچھ ارشاد نہ کرتے اور کسی کو نہ فرماتے کہ ادھر بیٹھ یا ادھر، لیکن من جانب اللہ لوگوں کے دلوں میں آپ کا ایسا رعب چھایا ہوا تھا کہ روسائے شہر جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے بسبب ادب کے دُور دُور بیٹھتے اور بدوں آپ کی تحریک کے مجال سخن نہ پاتے اور ایک دو بات کے سوا یارا نہ دیکھتے کہ کچھ اور کلام کریں۔ کراماتِ حضرت بحد تواتر پہنچ گئی ہیں، اگر ان کا بیان کیا جاوے کتاب میں گنجائش نہیں

بیت

مردانِ خدا خدا نباشد لیکن ز خدا جدا نباشد

درس و تدریس حدیث و فقہ اور ذکر و فکر میں گزری۔ مرکز تعلیم و ہدایت اکبرآبادی مسجد تھا۔ قرآن حکیم کا اردو ترجمہ اور تفسیر موضح القرآن آپ کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔ اور ہندوستان میں اسلامی علوم و فنون اور اردو زبان و ادب کی تاریخ ترویج و ترقی کے سلسلے میں آپ کی ان خدمات کا تمام مؤرخین نے اعتراف کیا ہے۔ ۲۲ رجون ۱۸۱۳ء میں آپ نے اس دارِ فانی سے رحلت فرمائی۔

ازبسکہ ترک حضرت کے مزاج میں بہت تھا، تمام عمر اکبرآبادی مسجد کے ایک حجرے میں بسر کی، آپ کا کچھ کلام نظم و نثر سے راقم کو دستیاب نہیں ہوا۔ غالب یہ ہے کہ جو آپ کی اوقات منزہ تھی اس سے کہ اپنی طبع اقدس کو ان امور کی طرف متوجہ فرماتے ادھر ملتفت نہیں ہوئے ہوں گے۔ تیس پینتیس برس سے زیادہ گزرتے ہیں کہ حضرت نے جہانِ فانی سے رختِ سفر عالمِ نورانی جاودانی کی طرف باندھ کر جوار رحمت الٰہی میں آسائش کی ❖

اِلہامُ الرّحمٰن فی تفسیرِ القرآن (عربی)

تالیف

مولانا امام عبیداللہ سندھیؒ

جلد اول ۵/۰۰
جلد دوم ۶/۵۰

نوٹ:۔ پہلی جلد کے صرف چند نسخے باقی ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ **شاہ ولی اللہ اکیڈمی** ۔ حیدرآباد ۔ سندھ